www.roznamasahara.com / email : sundayumang009@gmail.com

روزنامہ راشٹریہ سہارا
26/ مئی 2024 اتوار

سنڈے امنگ

افسانچے

سید اسماعیل گوہر

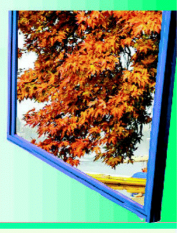

شاہکار

(افسانہ: آخری قسط)

چین کا خلائی مشن

امریکہ کیلئے باعث تشویش

ناسا کے ایڈمنسٹریٹر بل نیلسن کو اس بات پر اتنی زیادہ تشویش نہیں ہے کہ گزشتہ ایک دہائی میں خلائی شعبے میں چین کی پیش رفت حیران کن ہے جتنی تشویش اس بات پر ہے کہ 'اس کی بہت سی چیزیں خفیہ ہیں۔'

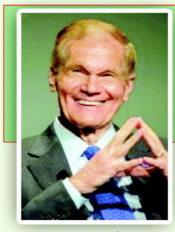

چین تاریخ کے ہر دور میں ایک پراسرار ملک رہا ہے۔ اس کے بارے میں معلومات یکجا کرنا ہمیشہ سے دشوار رہا ہے۔ آج بھی اس کے کسی مشن کے بارے میں دعوے سے کچھ کہنا مشکل ہوتا ہے۔ مشن کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے، قیاس پر مبنی ہوتا ہے اور قیاس چینی حکومت کے قول و عمل اور سابقہ ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے لگایا جاتا ہے، اس لیے ناسا کے ایڈمنسٹریٹر بل نیلسن کا یہ کہنا کہ 'چین اپنی خلائی صلاحیتوں میں اضافہ کررہا ہے اور اپنے خلائی فوجی پروگرام کو سویلین پروگرام کے لبادے میں چھپا کر آگے بڑھا رہا ہے'، قابل غور بھی ہے اور باعث تشویش بھی۔ چین کے چاند مشن کے سلسلے میں بل نے واشنگٹن کو چوکنا رہنے کے لیے کہا ہے۔ دراصل وہ یہ جانتے ہیں کہ چین، امریکہ کی جگہ لینا چاہتا ہے۔ وہ امریکہ کو ہر محاذ پر پیچھے چھوڑنا چاہتا ہے۔ چین یہ دکھانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا ہے کہ ہر محاذ پر اس کی پوزیشن بہتر ہورہی ہے۔ سوویت یونین کے بکھر جانے کے بعد امریکہ کو ٹکر دینے والا کوئی ملک نہیں بچا تھا۔ پہلے خلا میں دبدبہ قائم کرنے کے لیے سوویت یونین اور امریکہ مقابلہ آرا رہتے تھے۔ اس کے بکھر جانے کے بعد امریکہ کو چنوتی دینے والا کوئی ملک نہیں بچا۔ ولادیمیر پوتن کے روس نے امریکہ کو ٹکر دینے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن خلائی پروگراموں کو جاری رکھنا اس کے لیے آسان نہیں تھا۔ اس کے لیے جتنی رقم چاہیے تھی، وہ اس کے پاس نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ خلا میں دبدبہ قائم کرنے میں امریکہ کامیاب ہوگیا تھا مگر اس کا یہ ارمان ارمان ہی رہ گیا کہ خلا میں صرف اسی کا دبدبہ رہے۔ گزشتہ ایک دہائی میں خلائی مشن پر چین نے خصوصی توجہ دی ہے۔ اس کا خلائی مشن حیرت انگیز تیزی سے آگے بڑھا ہے۔ ایک کے بعد ایک نئی کامیابی حاصل کرکے اس نے یہ اشارہ دے دیا ہے کہ خلا میں بھی امریکہ کے لیے چنوتی برقرار ہے۔ امریکی حکومت یہ سمجھنے کی غلطی ہرگز نہ کرے کہ یہ دور سوویت یونین کے بکھراؤ کے فوراً بعد کا دور ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ خلا میں چین کی تیز رفتار پیش رفت نے ہی ناسا کے ایڈمنسٹریٹر بل نیلسن کو سوچنے پر مجبور کردیا ہے۔ امریکہ کے قانون سازوں کو بل نے یہ بتایا ہے کہ 'پچھلے دس برسوں کے دوران چین نے خلائی شعبے میں بہت زیادہ پیش رفت کی ہے لیکن اس کی بہت سی چیزیں خفیہ ہیں۔' ایسا لگتا ہے کہ ناسا کے ایڈمنسٹریٹر کو اس بات پر اتنی زیادہ تشویش نہیں ہے کہ گزشتہ ایک دہائی میں خلائی شعبے میں چین کی پیش رفت حیران کن ہے جتنی تشویش اس بات پر ہے کہ 'اس کی بہت سی چیزیں خفیہ ہیں۔' اس لیے خلائی شعبے میں چین کی اصل طاقت کا اندازہ لگانا اور اسی مناسبت سے تیاری کرنا امریکہ کے لیے بہت مشکل ہے۔ بل نیلسن جیسے امریکیوں کو اس بات کی فکر ہے کہ چین کے سارے خلائی پروگرام سیویلین پروگرام نہیں ہیں، اس کے کئی پروگرام اصل میں فوجی پروگرام ہیں۔

امریکہ نے کبھی یہ پسند نہیں کیا ہے کہ کسی دوڑ میں اس کے آس پاس بھی کوئی ہو مگر چینی حکومت نے حالات بدل دیے ہیں۔ اقتصادی محاذ پر وہ امریکہ کو چنوتی دے رہی ہے اور امریکی حکومت کے لیے چین کی بڑھتی ہوئی اقتصادیات کو محدود رکھنے کی کوششوں کو کامیاب بنانا آسان نہیں رہ گیا ہے۔ خود اپنی پالیسی کی وجہ سے مغربی یوروپ کے تمام ممالک سے پہلے جیسے تعلقات رکھنا اس کے لیے کل کی بات ہوگئی ہے۔ اوکس کی تشکیل کرتے وقت امریکہ نے یوروپ سے برطانیہ کو ساتھ لیا، فرانس کو درکنار کردیا۔ اس کی وجہ سے اسے جو خسارہ برداشت کرنا پڑا، فرانسیسی حکومت کے لیے اسے نظرانداز کردینا بہت مشکل نظر آتا ہے۔ اوکس کی تشکیل کے بعد سے اس کی پالیسی بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔ چین سے فرانس کی قربت بڑھی ہے۔ روس پہلے سے چین کے ساتھ ہے۔ ان دونوں ملکوں کے ساتھ رہنے سے خلائی پروگراموں میں زیادہ تیزی لانے میں چین کو زیادہ دشواری نہیں ہوگی۔ اسی لیے ناسا کے ایڈمنسٹریٹر بل نیلسن نے یہ بات مان لی ہے کہ 'حقیقت میں ہم ایک خلائی دوڑ میں ہیں جس میں چین بھی شامل ہوگیا ہے۔'

چین کی توسیع پسندی نے اب تک امریکہ کے دوستوں کو ہی پریشان کیا ہے اور اس سلسلے میں وہ بیانات دینے سے زیادہ کچھ نہیں کرپایا ہے، ورنہ بحیرۂ جنوبی چین میں جن ممالک کے علاقوں پر چین دعوے کرتا ہے، ان پر سے اس نے دعویٰ کرنا چھوڑ دیا ہوتا۔ چین بحیرۂ شرقی چین میں جاپان اور جنوبی کوریا کے علاقوں پر دعوے کرتا ہے۔ یہ دونوں امریکہ کے دوست ہیں۔ ان دونوں کے لیے یہ اطمینان کی بات ہوسکتی تھی کہ امریکہ ان کے ساتھ ہے لیکن یوکرین جنگ کے جاری رہتے ہوئے غزہ جنگ شروع ہو جانے سے جاپان اور جنوبی کوریا ہی نہیں، امریکہ کے دیگر دوست ممالک بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ کیا امریکہ ان کے اتنا ہی قریب ہے جتنا وہ اسرائیل کے قریب ہے یا ان کی اور امریکہ کی دوستی یوکرین اور امریکہ کے رشتے کے جیسی ہے؟ چینی حکومت کی چاہتوں سے ایسا لگتا ہے کہ وہ امریکہ کو مختلف معاملوں میں الجھا ہوا دیکھنا چاہتی ہے تاکہ حالات سے فائدہ اٹھا کر وہ چین کو اقتصادی اور دفاعی طور پر زیادہ سے زیادہ مضبوط بنا سکے جبکہ امریکہ کی کمجوری یہ ہے کہ اسے سپر پاور والے رعب و داب کو بھی برقرار رکھنا ہے مگر یہ کیسے ممکن ہوگا جبکہ چین اگر اسے چاند مشن میں پیچھے چھوڑ دے گا اور خلا میں دبدبہ قائم رکھنے کے اس کے ارمانوں پر پانی پھیر دے گا؟ ناسا کے سربراہ بل نیلسن چاہتے ہیں کہ 'اس سے پہلے کہ (خلائی شعبے میں) چین اور آگے نکل جائے، امریکہ کو دوبارہ چاند پر اتر جانا چاہیے۔' دراصل انہیں تشویش یہ ہے کہ اگر چین ہم سے پہلے چاند پر اتر گیا تو ہمارے پہنچنے پر وہ کہے گا کہ یہ ہمارا علاقہ ہے۔ آپ اس سے دور رہیں۔' جواب طلب سوال یہ ہے کہ کیا یہی تشویش امریکہ کے صدر جو بائیڈن کو بھی ہے یا وہ فی الوقت کسی اور طرف توجہ دینے کے بجائے جنگوں پر توجہ مرکوز رکھنا چاہتے ہیں؟ اگر ان کی پوری توجہ یوکرین جنگ میں روس کو شکست دینے اور غزہ کے فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی ہر طرح سے مدد کرنے پر مرکوز ہے تو پھر ظاہر ہے چین پر امریکہ کی برتری قائم رکھنے کے سلسلے میں بل نیلسن جیسے امریکیوں کے لیے اطمینان کر لینا آسان نہیں ہوگا، البتہ شی جن پنگ مسکرا سکتے ہیں۔ ■

دنیا کیلئے حیران کن تھی

چندریان-3 کی کامیابی

خلائی مشن پر گفتگو ہندوستان کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی۔ یہ بات الگ ہے کہ ہندوستان اپنا خلائی مشن کسی ملک کے خلائی مشن سے مقابلہ کرنے کے لیے نہیں چلا رہا۔ اسی لیے چین کے خلائی مشن پر جس طرح کی تشویش ناسا کے سربراہ کو ہے ویسی تشویش ہندوستان کے خلائی مشن پر نہیں ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ چین ایک توسیع پسند ملک ہے جبکہ ہندوستان 'وسودھیو کٹم بکم' میں یقین رکھنے والا ملک ہے اور اسی لیے اس کی بقائے باہم کی پالیسی رہی ہے۔ اسرو کا باضابطہ آغاز امریکہ کے لیے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہ گئی کہ امریکہ اور سوویت یونین کے مقابلے ہندوستان نے ابتدا کی تھی مگر آج وہ ان سے تاخیر سے خلائی پروگرام کی ملکوں کی صف میں کھڑا ہے۔ چندریان-3 کا مشن تھا۔ اس سے پہلے مشن ایک چنوتی بھرا پوری طرح کامیاب نہیں اسی طرح کا ایک مشن ہوسکا تھا، اس لیے عالمی برادری کی نگاہیں چندریان-3 مرکوز تھیں اور اسرو نے وہ کر دکھایا جو اس سے پہلے کوئی اور خلائی تحقیق کا ادارہ کرنے ملک نہیں کامیاب نہیں ہوسکا تھا۔ اس نے چندریان-3 کی چاند کے جنوبی قطب پر کامیاب لینڈنگ کرا کے یہ دکھا دیا کہ مون مشن میں ہندوستان بھی ایک بڑی طاقت ہے۔ آنے والے وقت میں اسپیس ٹیکنالوجی میں ہندوستان وہ کارنامے انجام دے گا جن کی طرف سی اور ملک کے خلائی اداروں کی توجہ نہیں۔ چاند کے جنوبی قطب پر لینڈر اتارنے والا ہندوستان پہلا ملک ہے۔ جب چندریان-3 چاند کی سطح پر اترا تو ہندوستان ایسا صرف چوتھا ملک تھا جو چاند تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ چندریان-3 کی لینڈنگ کے دو ہفتے کے اندر ہی اسرو نے 2 ستمبر، 2023 کو آدتیہ-ایل 1 کی لانچنگ کی جو ایک کورونا گرافی اسپیس کرافٹ ہے اور اس کی لانچنگ کا مقصد شمسی ماحول کی اسٹڈی کرنا ہے۔ ہندوستان کا یہ پہلا سولر مشن ہے۔ یہ زمین سے 15 لاکھ کلومیٹر دور ہیلو مدار (Halo orbit) میں ایل 1 لگرینج پوائنٹ میں نصب ہوگیا ہے اور اپنا کام کررہا ہے۔ اسرو کا ارادہ چاند پر آدمی بھیجنے کا ہے مگر اسے کوئی جلدی نہیں ہے۔ وہ اطمینان سے کام کررہا ہے، البتہ چین کی جلد بازی حیران کن ہے۔ ■

چاند کے جنوبی قطب پر لینڈر اتارنے والا ہندوستان پہلا ملک ہے۔ جب چندریان-3 چاند کی سطح پر اترا تو ہندوستان ایسا صرف چوتھا ملک تھا جو چاند تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

ناسا سربراہ کو چین سے خدشہ

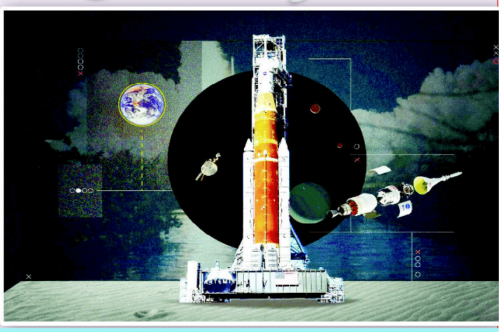

امریکہ اپنے چاند مشن آرٹیمس تھری کے تحت 2026 میں چاند پر خلابازوں کو بھیجے گا، چین 2030 میں خلابازوں کو چاند پر اتارے گا۔

خلائی مشن، خاص کر چاند مشن کے حوالے سے امریکہ کو چین سے تشویش ہے، روس سے نہیں۔ روس کا مون مشن، لونا-25 گزشتہ سال کریش ہوگیا تھا۔ یہ روس کے لیے جھٹکا تھا، کیونکہ ہندوستانی کرنسی میں روس کو 16,63,14,00,000 روپے کا نقصان ہوا تھا۔

ادھر وسیع پیمانے پر چین کا خلائی مشن جاری ہے۔ ناسا کے ایڈمنسٹریٹر بل نیلسن کا کہنا ہے، 'پچھلے دس برسوں کے دوران چین نے خلائی شعبے میں بہت زیادہ پیش رفت کی ہے لیکن اس کی بہت سی چیزیں خفیہ ہیں۔' بل کے لیے چین کے خلائی شعبے کی 'بہت سی چیزوں کا خفیہ ہونا' ہی خدشات پیدا کرنے کی وجہ ہے۔ اسی لیے وہ چاہتے ہیں کہ مون مشن میں امریکہ سے آگے چین نہ نکلے، ورنہ یہ امریکہ کے لیے ٹھیک نہیں ہوگا۔ چین چاند پر پہنچ گیا تو کہے گا کہ یہ ہمارا علاقہ ہے۔ بل کو تشویش اس بات سے بھی ہے کہ 'چین اپنے خلائی پروگرام پر کثیر سرمایہ کاری کررہا ہے۔' مگر انہیں یہ امید ہے کہ 'امریکہ خلائی تحقیق میں اپنی عالمی برتری برقرار رکھے گا۔' ان کے اس امید کی وجہ غالباً یہ ہو کہ امریکہ اپنے چاند مشن آرٹیمس تھری کے تحت 2026 میں چاند پر خلابازوں کو بھیجے گا جبکہ چین 2030 میں خلابازوں کو چاند پر اتارے گا۔ امریکہ اپنے چاند مشن، آرٹیمس پروگرام پر 8.125 ارب ڈالر خرچ کررہا ہے۔ ■

امریکی نے رکھا تھا چاند پر پہلا قدم

کبھی چندا ماما دور کے ہوا کرتے تھے۔ مائیں بچوں کو چاند دکھا کر بہلایا کرتی تھیں۔ شاعر چاند سے متاثر ہوکر اپنی محبوبہ کی خوبصورتی کا موازنہ اس کے حسن سے کیا کرتے تھے مگر دسیوں اور امریکیوں نے چاند کو نزدیک سے دیکھنے کی خواہش کی۔ اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے بڑی جدوجہد کی۔ جب سوویت یونین اور امریکہ نے مون مشن کی ابتدا کی تھی، اس وقت یہ کہنا مشکل تھا کہ انسان کبھی چاند پر جانے میں کامیاب ہو پائے گا لیکن امریکہ اور سوویت یونین جانتے تھے کہ چاند پر آدمی بھیج دینے سے ان کا دبدبہ زمین پر بھی قائم ہوجائے گا۔ جو پہلے چاند پر آدمی بھیجے گا، زمین پر اس کا دائرۂ اثر بڑھ جائے گا یعنی نگاہیں چاند پر تھیں اور مقاصد زمین پر حاصل کرنے کے تھے۔

جلد ہی وہ وقت آگیا جب یہ لگنے لگا کہ انسان کے لیے چاند تک پہنچنا ناممکن نہیں۔ چند اماما اب دور کے نہیں رہ گئے، البتہ اس وقت دعوے سے یہ بات نہیں کہی جاسکتی تھی کہ چاند پر پہلا قدم امریکہ کا کوئی آدمی رکھے گا یا سوویت یونین کا۔ دونوں نے جان لگا رکھی تھی۔ ان دونوں میں کوئی کسی معاملے میں کامیاب ہو رہا تھا اور کوئی کسی معاملے میں۔ آخر چاند پر سب سے پہلے آدمی بھیجنے میں کامیابی امریکہ کو ہی ملی۔ سب سے پہلے ایک امریکی نے ہی چاند پر پہلا قدم رکھا۔ چاند پر قدم رکھنے والے پہلے آدمی نیل آرمسٹرانگ تھے۔ ان کے ساتھ ایک اور امریکی ایڈون ایلڈرین بھی تھے۔ نیل نے چاند پر پہلا قدم 20 جولائی، 1969 کو رکھا تھا یعنی 2024 کی 20 جولائی پر چاند کی تسخیر کو پورے 55 سال ہو جائیں گے۔ نیل آرمسٹرانگ کے بعد بھی امریکہ کے کئی اور خلابازوں نے چاند نگری کی سیر کی ہے۔ ادھر کے برسوں میں کئی ملکوں کی بھی چاند سے دلچسپی بڑھی ہے۔ ان ملکوں میں ہندوستان اور چین شامل ہیں۔ ہندوستان کسی ملک کے مون مشن سے مقابلے کے لیے مون مشن نہیں چلا رہا، البتہ یہی بات چین کے لیے نہیں کہی جاسکتی۔ اسی لیے چین کے مون مشن نے ناسا کے ایڈمنسٹریٹر بل نیلسن کو خدشات میں مبتلا کر دیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کی حکومت اس طرف خصوصی توجہ دے۔ ■

امریکہ اور سوویت یونین جانتے تھے کہ ان میں سے جو پہلے چاند پر آدمی بھیجے گا، زمین پر اس کا دائرۂ اثر بڑھ جائے گا یعنی نگاہیں چاند پر تھیں، مقاصد زمین پر حاصل کرنے کے تھے۔